Lesson 2: Ale Imraan (Ayaat 14 - 22): Day 130 سُوۡرَةُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَالۡمَلٰۤٮِٕكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآٮِٕمًاۢ بِالۡقِسۡطِ‌ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُؕ ﴿۱۸﴾ گواہی دی ہے اللہ نے اس کی کہ بجز اس کے کوئی معبود (ہونے کے لائق) نہیں اور فرشتوں نے بھی اور اہلِ علم نے بھی (اور معبود بھی وہ اس شان کے ہیں کہ) اعتدال کے ساتھ انتظام رکھنے والے ہیں ان کے سوا کوئی معبود (ہونے کے لائق) نہیں وہ زبردست حکمت والے ہیں۔

اللہ خود گواہ ہے کہ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ہمیں یہ بات الہامی کتابوں سے پتا چلتی ہے۔ اور کائنات میں غور و فکر کرنے سے بھی پتا چلتی ہے۔ جب کوئی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ کے ایک ہونے اور نبی پاک ﷺ کے رسول ہونے کی شہادت کی گواہی دی جاتی ہے۔

یہاں اللہ خود گواہ ہے۔ یہ سب سے بڑی گواہی ہے۔ یہ گواہی والی آیت ہے۔ یہاں بڑی بڑی گواہیاں ہیں۔ فرشتوں نے اللہ کو دیکھا ہے وہ بھی گواہی دیتے ہیں۔ یا پھر یہ معاملے ہمارے علم میں نہیں لیکن فرشتے گواہی دیتے ہیں۔

آگے دیکھیں اللہ نے اپنے اور فرشتوں کے بعد اہلِ علم کا نام لیا ہے۔ سبحان اللہ۔ کہ اہلِ علم نے بھی گواہی دی۔ پورے قرآن میں علم کی فضیلت کے لئے کوئی اور آیت نہ بھی ہوتی تو یہ ایک آیت ہی کافی تھی۔ اللہ کی گواہی کون دے سکتا ہے؟ وہ علم والا ہے۔ اللہ سے اصل تعارف علم سیکھنے کے بعد ہی ہوتا ہے۔ ایک اللہ کو تو ہم بچپن سے جانتے ہیں۔ اور اُسی کو اَب قرآن کو پڑھ کر اور سمجھ کر جانا ہے۔

علم حاصل کرنے سے دِل اور دماغ کی حالت بدل جاتی ہے۔ ہمیں اللہ کے وجود کا احساس ہوتا ہے۔

سورۃ فاطر میں اللہ فرماتے ہیں؛

اِنَّمَا یَخۡشَى اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ۔۔۔

(اور) خدا سے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (اس کی عظمت کا) علم رکھتے ہیں: آیت 20

اللہ سے خشیت علم حاصل کرنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ یہ کوئی ڈگری نہیں ہے۔ آپ بھی عالمہ بن سکتی ہیں۔ آپ اُتنی بڑی عالمہ ہیں جتنا اللہ سے ڈرتی ہیں۔ ان کو عقل والے بھی کہتے ہیں۔ جو کائنات میں غور و فکر کر کے اللہ کو عقل سے پہچان لیتے ہیں۔

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۚۙ

﴿۱۹۰﴾ بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں دلائل ہیں اہلِ عقل کے لیے۔ سورۃ آلِ عمرٰان: آیت 190

انسان کو اپنا فائدہ اور نقصان بھی نہیں پتا۔

اللہ فرماتے ہیں کہ علم والا حسّاس ہو جاتا ہے۔ وہ سوچنے لگتا ہے۔ غور و فکر کرنے لگتا ہے۔ اپنے وقت اور صلاحیتوں کو صحیح جگہ استعمال کرتا ہے۔ پچھلی آیت کے ساتھ اِس آیت کا ربط ہے۔ کہ دنیا کی چیزیں تو مل گئیں کیا اللہ کو پالیا؟

حدیث ہے کہ اللہ کے نبی نے فرمایا؛ گھوڑے تین وجہ سے پالے جاتے ہیں ایک یہ کہ اُن کو استعمال کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ اللہ کے دین کو مدد دی جائے (مثال جہاد کے لئے) اور تیسرا فخر کے لئے۔

اپنے لئے سوچیں گاڑی کیوں رکھی ہے؟ استعمال کے لئے؟ اللہ کے دین کے کاموں کے لئے یا دکھاوے اور ریاکاری کے لئے؟

یعنی خود استعمال کریں اور اللہ کے دین کے کام بھی کریں۔

اپنی اصلاح کریں کیا میں اللہ کی دی ہوئی چیزوں اور مال کو اللہ کا سمجھتی ہوں؟

ایک صحابیؓ نے گھر بنایا۔ آپؐ نے پوچھا یہ کھڑکی کیوں رکھی ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ ہوا کے لئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم یہ کہہ دیتے کہ اذان کی آواز سُننے کے لئے تو تمہیں اُس کا بھی اجر ملتا۔ ہوا تو آنی ہی تھی۔

اللہ کو پہچانیں۔ آپ کا دل گواہی دے گا کہ اللہ ایک ہے۔ آپ کا دِل کہے گا کہ اللہ سے محبت کرو اور اُس کی شکر گزار بن جاؤ۔

مثال۔ جب آپ جہاز میں سوار ہوتے ہیں تو نیچے سب کچھ بہت چھوٹا نظر آتا ہے۔ تو سوچیں ذرا اللہ کو ہم سب کتنے چھوٹے نظر آتے ہونگے۔ اللہ کی نظر میں اس دنیا کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

حدیثؐ ہے کہ اگر اِس دنیا کی حیثیت اللہ کی نظر میں ایک مچھر کے پر جتنی بھی ہوتی تو کافر کو پانی کا گھونٹ بھی نہ ملتا۔

اللہ سب کو دے رہا ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اللہ نے قیمتی چیز آخرت کو سنبھال کر رکھا ہے۔ دنیا مفت میں سب کو دے رہا ہے۔ جنّت کے لئے نیکیاں چاہیئے۔ اپنے آپ اور اپنی چیزوں کو اس طرح استعمال کریں کہ آخرت کے لئے کرنسی جمع ہو جائے۔

آگے لوگوں کے چھوٹے دِل کا ذِکر ہے۔ جب بھی اللہ کی بڑائی کا ذِکر ہو گا لوگ بے وقعت دِکھیں گے۔ ہماری نظر میں اللہ کی ذات جتنی بڑی ہو گی لوگ اُتنے ہی چھوٹے نظر آئینگے۔

جب انسان اللہ کا ذِکر کرے اور پھر سکون نہ ملے تو سوچ لیں کہ اللہ کی بڑائی دل پر چھائی نہیں ہے۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾

بلاشبہ دینِ (حق اور مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ اور اہلِ کتاب نے جو اختلاف کیا (کہ اسلام کو باطل کہا) تو ایسی حالت کے بعد کہ ان کو دلیل پہنچ چکی تھی محض ایک دوسرے سے بڑھنے کے سبب سے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار کرے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کا حساب لینے والے ہیں۔

اللہ کے تحفے کی قدر کریں۔ یہاں اسلام اور لوگوں کی چھوٹی سوچ کا ذِکر ہے۔ سورۃ البقرہ میں تین دفعہ ایمان پر بات ہوئی۔ شروع میں، آخر میں اور آیتِ برّ میں۔ اسی طرح سورۃ آلِ عمران میں اسلام پر بہت بات ہو گی۔

وہ دین جو قبول ہو گا وہ اسلام ہے۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ ۔۔

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ اس سے مقبول نہ ہو گا ۔۔۔

سورۃ آل عمران آیت 85

اسلام ایک مکمل دین ہے۔ صرف مذہب نہیں ہے۔ یہ زندگی گزارنے کا ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔

اسلام یہ ہے کہ ہماری زندگی کیسے گزرتی ہے؟ ایمان دل کی حالت ہے کہ ہمارے دل میں اللہ کی کیا حیثیت ہے۔ ہر دور کے کے نبیؑ کا دین اسلام ہی تھا۔ سورۃ الحج میں اللہ نے فرمایا؛

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ آیت 78

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

ؕ آج کے دن تمھارے لیے تمھارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمھارا دین بننے کے لیے پسند کر لیا۔ سورۃ مائدہ: آیت 3

اسلام نبی پاکؐ پر مکمل ہُوا ہے۔ ہمیشہ سے سب نبیوںؑ اور رسولوںؑ کا دین اسلام ہی رہا ہے۔ اسلام شروع آدمؑ سے ہُوا تھا۔ پہلی دفعہ شریعت نوحؑ کو ملی تھی۔ اور دین مکمل اللہ کے نبیؐ پر ہُوا تھا۔ ہر نبی نے یہی دعوت دی؛ لا الہ الا اللہ

اب نبی پاکؐ کے آنے سے پہلے جن لوگوں نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو کامیاب ہونگے۔ لیکن نبی پاکؐ کے آنے کے بعد کیونکہ وہ آخری نبیؐ اور آخری رسولؐ ہیں تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو ماننا لازم ہے۔ اُن کے بعد کوئی نبیؐ نہیں آئے گا سو جو نہ پڑھ سکا وہ ناکام ہو گا۔

ہمیشہ سے بگاڑ کیسے پیدا ہوتا رہا؟

ہر بندے نے اپنے مذہب، اپنے فرقے، اپنے گروہ، اپنی اُمّت کو ہی صحیح سمجھا۔ یہود نے بھی یہی کیا۔ اگر وہ نبی پاکؐ کو مان لیتے تو کامیاب ہوتے۔ جس کو نام پیارا ہو گا وہ اپنے گروہ یا فرقے کو صحیح سمجھے گا۔ جس کو اللہ، اُس کا رسول ﷺ اور اُس کی کتاب پیاری ہو گی تو وہ مسلمان ہو گا۔

اپنا جائزہ لیں۔ جیسے اعمال ہونگے تو دنیا اور آخرت دونوں میں جزا مل جاتی ہے۔

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار کرے گا تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کا حساب لینے والے ہیں۔" بڑے بڑے معاملات تو اللہ آخر میں دیکھیں گے لیکن یہ جو ہماری نافرمانیاں ہیں، اُن کی سزا دنیا میں ہی مل جاتی ہے۔ دکھ، غم فساد۔ گھریلو پریشانی وغیرہ۔ جو کچھ ہمارے ساتھ ہوتا ہے اُس کی زیادہ تر وجہ ہمارے اپنے اعمال ہیں۔ آزما کر دیکھ لیں۔ اگر اللہ نے یہ معاملات بھی آخر کے لئے رکھ لئے ہوتے تو سوچیں قیامت والے دن ہمارا کیا حال ہوتا؟

دل کی گہرائی سے توبہ کریں۔ صحت بہتر ہو جائے گی۔ سکون مل جائے گا۔ زندگی سے غم دور ہو جاتا ہے۔ جب بندہ اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیتا ہے تو یہی قناعت ہے۔ زندگی کو فطرت پر لے آئیں۔ اللہ کو راضی رکھیں۔ دِل میں اطمینان آجائے گا۔ خوش رہیں۔ اسلام کی حدود کا خیال رکھیں۔

پھر اے نبیؐ اگر کچھ لوگ حجّت بازی کریں تو۔۔۔

فَإِنْ حَآجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ وَالْأُمِّيِّينَ ءَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے حجتیں نکالیں تو آپ فرما دیجئیے کہ (تم مانو یا نہ مانو) میں تو اپنا رُخ خاص اللہ کی طرف کر چکا اور جو میرے پیرو تھے وہ بھی. اور کہئیے اہلِ کتاب سے اور (مشرکین) عرب سے کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟ سو اگر وہ لوگ اسلام لے آئیں تو وہ لوگ بھی راہ پر آجاوینگے اور اگر وہ لوگ روگردانی رکھیں سو آپ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ خود دیکھ (اور سمجھ) لینگے بندوں کو۔

مثال لوگ کیا کہیں گے؟

تو پھر آپ کہہ دیں۔ کہ (تم مانو یا نہ مانو) میں تو اپنا رُخ خاص اللہ کی طرف کر چکا اور جو میرے پیرو تھے وہ بھی۔۔

جب لوگ آپ کو باتیں بنائیں یا آپ کو تنگ کریں۔ تو آپ بس یہ جملہ یاد کر لیں کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے آگے جھکا دیا۔ میں نے اپنا چہرہ اللہ کی طرف پھیر دیا ہے۔ یعنی بحث نہ کریں۔ صرف یہی کہہ دیں۔ دوسروں کی طرف سے دباؤ میں نہ آئیں۔

اور کہئیے اہلِ کتاب سے اور (مشرکین) عرب سے کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟ سو اگر وہ لوگ اسلام لے آئیں تو وہ لوگ بھی راہ پر آجاوینگے اور اگر وہ لوگ روگردانی رکھیں سو آپ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ خود دیکھ (اور سمجھ) لینگے بندوں کو۔

اللہ سب کو دیکھ رہا ہے۔ آپ بس پیغام دے دیں۔ کسی کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔ دل میں تڑپ رکھیں۔

لوگوں کو تنگ نہ کریں۔ اپنے لئے ایک اُصول یاد رکھیں کہ ہماری زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔ کبھی مذاق میں بھی کسی کو طعنہ نہ دیں۔ پیار اور محبت سے پیش آئیں۔ ہمیشہ لوگوں کو دعوت دیں۔ چُبھنے والی بات نہ کریں۔ اپنے آپ کو ٹھیک کریں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ بیشک جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیت

کے ساتھ اور قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ایسے شخصوں کو جو (افعال واخلاق) کے اعتدال کی تعلیم دیتے ہیں سو ایسے لوگوں کو خبر سنا دیجیے ایک سزائے دردناک کی۔(۲۱) (اور) یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے سب اعمال (صالحہ) غارت ہوگئے دُنیا میں اور آخرت میں اور (سزا کے وقت) ان کا کوئی حامی مددگار نہ ہوگا۔(۲۲)

1. جو لوگ کفر کرتے ہیں
2. قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو ناحق
3. قتل کرتے ہیں ایسے شخصوں کو جو (افعال واخلاق) کے اعتدال کی تعلیم دیتے ہیں

یعنی یہ تین جُرم کرتے ہیں۔ان کے لئے سزائیں بھی سنادی گئیں؛ سو ایسے لوگوں کو خبر سنا دیجیے۔۔

1) ایک سزائے دردناک کی
2) یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے سب اعمال (صالحہ) غارت ہوگئے دُنیا میں
3) اور آخرت میں اور (سزا کے وقت) ان کا کوئی حامی مددگار نہ ہوگا۔

یہ اہلِ کتاب سے کہا جارہاہے۔ کہ جن لوگوں نے یہ جرم کئے اُن کی پکڑ ہوگی۔

آج کے دور کا ظلم کیاہے؟ قتل کرتے ہیں ایسے شخصوں کو جو (افعال واخلاق) کے اعتدال کی تعلیم دیتے ہیں کہ جو دیندار سچی اور انصاف کی بات کرے۔ اُسکو تنگ کیا جاتا ہے۔اُس پر ظلم ہوتا ہے۔

تو پھر یہ حق بات کہنے والے کیا کریں؟ وہ دین کی اور حق کی بات کرتے رہیں۔ اللہ اُن کے ساتھ ہے۔ یہ درجہ تو بہت نصیب سے ملتاہے۔ ہمارے لئے کیا پیغام ہے؟

کبھی کسی دیندار کی بُرائی نہیں کرنی۔ کسی دیندار کو تنگ نہیں کرنا۔ کسی مولوی یا امام مسجد کے لطیفے نہیں سُنانے۔ کبھی مسجد یا پردے کا مذاق نہ بنائیں۔

ہمیشہ دیندار لوگوں کی عزّت کرنی ہے۔ بہت زیادہ بے تکلف نہ ہوں۔ لوگوں کو دین سے محبت دلائیں۔ دین اور دیندار کی عزّت کریں اور کروائیں۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔۔ بلاشبہ دینِ (حق اور مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔

زندگی گزارنے کے دو طریقے ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ آپ کا رہنے سہنے کا طریقہ۔ دوسرا یہ کہ آپ عبادت کیسے کرتے ہیں۔

ہر مذہب والے عبادت کرتے ہیں۔ ہر ایک کا طریقہ مختلف ہو سکتا ہے۔ مسلمان، نماز، روزہ، حج کرتے ہیں۔ اسی طرح ہندو، عیسائی، یہود کا اپنا اپنا طریقہ ہے۔

اگر ہم میں سے کسی مسلمان سے کہہ دیا جائے کہ عیسائی یا یہود یا ہندو کے طریقے سے عبادت کرو تو ہم میں سے کوئی بھی نہیں مانے گا۔ عبادت کے معاملے میں ہم بہت پابند ہیں۔

ہر ایک کا طریقۂ عبادت فرق ہے تو رہنے سہنے کا طریقہ بھی مختلف ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اُن کا عقیدہ ہی فرق ہے۔ اُن کی سوچ فرق ہے۔ جن کو آخرت نظر نہیں آتی یہ موج مستی، شو، شاپنگ اُن کے لئے تو ٹھیک ہے لیکن ایک مسلمان جو سمجھتا ہے کہ یہ زندگی ایک امتحان ہے، اس کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ باقی لوگوں کے ساتھ مل کر دنیا کے موج میلے میں مصروف ہو جائے؟

ہمارا طرزِ زندگی کیسا ہونا چاہئے؟ یعنی نماز پڑھے، روزہ رکھے، حج کرے تو اُس کا اثر زندگی پر نظر آئے۔ پتا چلے کہ اِس بندے یا بندی کا دل اس دنیا میں نہیں لگا ہُوا۔ یہ آخرت کی تیاری میں مصروف ہے۔

دین طرزِ زندگی اور طریقۂ عبادت کا مجموعہ ہے!

ایک اپنائیں اور دوسرے کو نہیں تو آدھا دین ہے۔ اب ہم خود سے پوچھ لیں کہ ہمارا طرزِ زندگی کیسا ہے؟ ضدّ کی وجہ سے اختلاف نہ کریں۔ علمی اختلاف تو سمجھ آتا ہے لیکن کسی سے ضد کی وجہ سے اس سے اختلاف نہ کریں۔

اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمارے لئے آسانیوں کو معاملہ کر دے۔ آمین

کن کن کاموں کی وجہ سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں؟

کفر۔ ریاکاری (دکھاوا)۔ فرائض ادا نہ کریں (یعنی نماز نہ پڑھیں اور جا کر سوشل ورک کریں)۔

مرتد۔ (اسلام کو چھوڑنا)۔ غیبت (حدیثؐ: قیامت کے دن ایک شخص اپنی نیکیاں ڈھونڈ رہا ہو گا۔ فرشتوں سے پوچھے گا کہ میری نیکیاں کہاں ہیں۔؟ تو اُسے جواب ملے گا کہ تو نے فلاں فلاں کی غیبت کی تھی وہ نیکیاں اُن کو مل گئی ہیں۔ ذرا سوچیں ہماری نیکیاں کہاں پڑی ہو نگی؟)۔

حسد (حدیثؐ: حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے اگ سوکھی لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ حسد نہ کریں، اللہ سے مانگیں)۔ غصّہ۔ (ہم نے اتنی نیکیاں کی ہوتی ہیں کسی پر غصّہ کرتے ہیں تو اس کا دل دکھا کر وہ ضائع ہو جاتی ہیں)۔ حرص اور لالچ۔ (جس کے دل میں لالچ آ جاتا ہے وہ نیکیاں ضائع کر دیتا ہے)۔

شکم سیری۔ پیٹ بھر کر کھانا کھالینا۔ پھر سو جانا اور نماز کے لئے نہ اُٹھنا۔ نیکیاں ضائع۔

جلد بازی۔ نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں۔

مال و دولت سے محبت۔ خود غرضی اور بخل۔ مذہبی تعصّب۔ یہ سب باتیں نیکیوں کو ضائع کر دیتی ہیں۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں عافیت میں رکھے۔ اللہ ہمارے دلوں سے دنیا کی محبت نکال کر ہمیں بہترین عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں عملِ صالح کرنے والا بنا دے۔ آمین